

نماز میں لقمہ دینے کے مسائل



مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
SC 1286
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

نماز میں لقمہ دینے سے متعلق تفصیلی مسائل پر مشتمل رسالہ

نماز میں لُقمہ دینے کے مسائل

مرتب
مولانا علی اصغر العطاری المدنی
پیش کش
المدینة العلمیة (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر
مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : لقمہ کے مسائل

مؤلف : مولانا علی اصغر العطاری المدنی

پیش کش : المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ اصلاحی کتب)

سن طباعت : ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹی گھٹی، حیدر آباد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینة العلمیة''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵)شعبۂ تفتیشِ کُتُب

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرست

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین۔
امابعد دین متین دین اسلام میں عبادت کا ایک مربوط نظام مقرر ہے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ الغرض عبادت کی تمام اقسام میں حسنِ ترتیب اور زینتِ ضوابط کا نکھار واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ہر عبادت کا خاص معیار مقرر ہے، عبادت کرنے والا ظاہری اور باطنی کاوشوں سے اس معیار تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور اس معیار کی رعایت نہ ہو تو وہ عبادت پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتی۔

نماز ہی کو دیکھ لیجئے اس ذمہ کو ادا کرنے کے لئے چھ شرائط اور سات فرائض مقرر ہیں کوئی ایک بھی چھوٹ جائے تو سرے سے فرض ادا ہی نہ ہوگا۔ ۳۰ سے زیادہ واجبات ہیں جن میں سے کسی ایک کے چھوٹ جانے سے نماز پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی بلکہ ادھوری رہتی ہے۔

نماز چونکہ مؤمن کی معراج ہے اس کے ذریعے بندہ رب عزوجل کی قربت حاصل کرتا ہے۔ اس لئے اسے پورے اہتمام کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے تاکہ بندہ اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو پاک وصاف حالت میں ہو، منہ اس کا خانہ خدا کی جانب ہو، نیت ہر قسم کے ریا سے پاک ہو، للّٰہیت پیش نظر ہو، اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دنیا و مافیھا سے بے نیازی کا اظہار کرتا ہوا قیام میں ہاتھ باندھ کر عاجزی کے ساتھ کھڑا ہو کر ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتے ہوئے اس مقام تک جا پہنچے کہ گویا خدا

عزوجل کو دیکھ رہا ہے یہ نہ ہوتو کم از کم یہی سمجھے کہ خداعزوجل اسے دیکھ رہا ہے۔اس کی بارگاہ میں رکوع بجالائے پھر اپنی جبیں کو خاک پر رکھ کر خدائے بزرگ و برتر کے سامنے غایتِ تذلل کواپنائے۔الحاصل اگرتمام کے تمام ظاہری و باطنی لوازمات کو پورا کیا جائے تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قرب ضرور حاصل ہوتا ہے۔لیکن شیطان یہ کب چاہے گا کہ بندہ اللہ عزوجل کا مقرب بن جائے پہلے تو وہ یہ کوشش کرے گا کہ بندہ نماز ہی نہ پڑھنے پائے ،اگرانسان شیطان کے بہکاوے میں نہ آیا تو اب شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ نماز میں ہونے کے باوجوداس کو ذہنی طور پر نماز سے ہٹا دیا جائے لھذا شیطان اس کی توجہ نماز سے ہٹانے کی پوری کوشش کرتا ہے حدیث مبارکہ، جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، میں ہے کہ

”أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال اذا نودى بالآذان أدبر الشيطان له ضراط حتى لا يسمع الآذان فاذا قضى الآذان أقبل فاذا ثوب أدبر فاذا قضى التثويب أقبل يخطر بين المرء و نفسه ،يقول اذكر كذا ،اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل ان يدرى كم صلى-- الخ“

ترجمہ: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ اذان نہ سن سکے اذان کے بعد پھر آجاتا ہے اور جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے تکبیر کے بعد آکر نمازی کو وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے اوراس کی بھولی ہوئی باتوں کے بارے میں کہتا ہے فلاں بات یاد کر،فلاں بات یادکرحتی کہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھی ہیں--الخ (صحیح مسلم باب السهو فی الصلاة و السجود له ص۲۰۵ ،رقم الحديث ۳۸۹ مطبوعه دارابن حزم بيروت)

اسی بنا پر بسا اوقات نماز پڑھنے والا نماز میں بھول کا شکار ہو جاتا ہے اگر چہ کہ وسواسِ شیطان کے علاوہ بھولنے کی اور بھی وجوہات ہیں مثلاً مقتدی کی طہارت میں کمی رہ جانا بھی امام کی یادداشت پر اثر انداز ہوتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے" ایک روز نبی ﷺ صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھ رہے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا؟ جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انہیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہ پڑتا ہے۔"

(نسائی شریف باب القراء ۃ فی الصبح بالروم ص ۱۶۵ مطبوعہ بیروت)

اسی طرح بھول جانے کی طبی وجوہات بھی ہو سکتی ہیں لیکن یہ بات طے ہے کہ انسان خطا کا پتلا ہے بھول چوک اس کے خمیر میں شامل ہے۔ لھذا جہاں شریعت مطہرہ نے عبادت کرنا سکھایا ہے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شرائط وضوابط بتائے ہیں۔ یونہی انسان کی بھول اور اس کی خطا کو دیکھتے ہوئے شریعت مطہرہ نے عبادت میں کوئی کمی رہ جانے یا دوران عبادت کسی خلل کے آجانے پر اس کی تصحیح کا طریقہ بھی بتایا ہے مثلاً حج میں جب کوئی حرم یا احرام کی حرمت کی پاسداری نہ رکھ سکے تو اس پر جنایت لازم ہوتی ہے، یوں کبھی دم کبھی صدقہ دے کر یا روزہ رکھ کر کمی پوری کی جاتی ہے، نماز میں بھولے سے واجب رہ جانے پر سجدہ سہو کر کے تلافی کی جاتی ہے۔ یونہی امام جب دوران قراءت بھول جائے یا انتقال رکن میں خطا ہو مثلاً تیسری رکعت میں قعدہ میں بیٹھ گیا حالانکہ اس کو نہیں بیٹھنا تھا تو ایسی صورت میں نمازی کو لقمہ دینے کا حق دیا گیا ہے تا کہ وہ امام کو تنبیہ کر سکیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہمیں اس سلسلے میں بھی رہنمائی

مہیا کرتی ہیں۔ بعض احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آیت کے رہ جانے کا ذکر ہوگا اسے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کمی نہ سمجھے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قبلہ رو ہوتے ہوئے پیچھے کھڑے مقتدی کے ظاہری اور قلبی حالات پر واقف ہو جاتے تھے جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے جس کو حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

''أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال هل ترون قبلتی ههنا فوالله ما يخفى عليّ خشوعكم و لا ركوعكم انی لأراكم من وراء ظهری''

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیا گمان کرتے ہو کہ میرا قبلہ اس طرف ہے (یعنی میرا رخ قبلہ کی جانب ہے تو کیا ہوا) اللہ کی قسم نہ تو تمہارے رکوع مجھ پر مخفی ہیں اور نہ ہی تمہارے خشوع خضوع، بے شک میں اپنی پیٹھ کی جانب سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف ص ۵۹ قدیمی کتب خانه)

حقیقت حال یہ ہے کہ نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ رہ جانے کا معاملہ تعلیم امت کے لئے تھا تا کہ امت کو یہ بتا دیا جائے کہ نماز میں بھول ہو جائے تو کیا طریقہ کار اپنانا چاہیے جیسا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ مؤطا میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''انی لأ نسی أو أنسی لأسنّ'' ترجمہ: بے شک میں بھولتا ہوں یا بُھلا دیا جاتا ہوں تا کہ سنت قائم ہو سکے

(مؤطا امام مالك ص ۸۴ مطبوعه نور محمد کراچی)

نماز میں لقمے کے احکام پر مشتمل بعض احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں چنانچہ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے روایت کی

''قال أمرنا النبی صلی اللہ علیہ و سلم أن نرد علی الامام ''ترجمہ: فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم امام پر اس کی غلطی رد کریں۔ (مستدرک حاکم ص ۲۷۰ جلد اول دار الفکر بیروت)

امام حاکم علیہ الرحمۃ مستدرک میں حضرت ابوعبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں''قال قال علی کرم اللہ وجھہ الکریم من السنۃ أن تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لأبی عبد الرحمن ما استطعام الامام قال اذا سقط'' ترجمہ: فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سنت ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امام کا مانگنا کیا ہے، فرمایا جب وہ کچھ چھوڑ دے۔

(مستدرک حاکم ص ۲۷۰ جلد اول دار الفکر بیروت)

فتح القدیر میں ہے''أنہ صلی اللہ علیہ و سلم قرأ فی الصلاۃ فترك کلمۃ فلما فرغ قال الم یکن فیکم أبی قال بلی قال ھلا فتحت علی فقال ظننت أنھا نسخت فقال صلی اللہ علی و سلم لو نسخت لأعلمتکم''

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قراءت کی پس ایک کلمہ آپ نے نہ پڑھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم میں اُبی موجود نہیں؟ انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے لقمہ کیوں نہیں دیا؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے گمان کیا کہ شاید وہ حصہ منسوخ ہو گیا ہے جو آپ نے نہ پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا اگر منسوخ ہوتا تو میں تم لوگوں کو ضرور بتاتا۔

(فتح القدیر ص۳۴۸ جلداول مکتبہ رشیدیہ بالفاظ متقاربہ فی ابوداود ص ۱۶۴ مطبوعہ بیروت)

بدائع میں ہے،''عن ابن عمر رضی الله عنهماأنه قرأ الفاتحة فی صلاة المغرب فلم يتذكر سورة فقال نافع اذا زلزلت فقرأها ''

ترجمہ:حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے وہ نماز مغرب میں تھے جب سورت فاتحہ پڑھی تو آگے سورت یاد نہ بن پڑی پس حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے''اذا زلزلت'' کا لقمہ دیا تو پھر آپ نے اس سورت کی تلاوت شروع کی۔

(بدائع الصنائع ص۲۳۶ جلد اول ایچ ایم سعید)

محیط برھانی میں ہے''و عن عمررضی الله عنه أنه قرأ سورة النجم و سجد فلما عاد الی القیام ارتج علیه فلقنه واحد "اذا زلزلت الارض"فقرأهاو لم ینكر علیه''(محیط برهانی ص۱۵۴ ج ۲ ادارة القران كراچی)

ترجمہ:حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز پڑھارہے تھے آپ نے سورۂ نجم پڑھی اسی دوران آیت سجدہ پر سجدہ کر کے جب قیام کی طرف لوٹے تو آپ بھول گئے کسی نے''اذا زلزلت الارض''کا لقمہ دیا پس آپ نے یہی آیت پڑھی اوراس پر کسی صحابی نے بھی انکار نہ کیا۔

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

''من نابه شئ‘فی صلوته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه''

(صحیح مسلم ، باب تقدیم الجماعة من یصلی بہم ، ص ۲۲۵ ، رقم ۴۲۱ ،مطبوعہ دارابن حزم بیروت)

ترجمہ: جب نماز میں کوئی امر حادث ہو جائے تو سبحان اللہ کہو، جب سبحان اللہ کہا جائے گا تو امام متوجہ ہو جائے گا۔

پس مذکورہ بالا احادیث مبارکہ لقمہ دینے اور لینے کی اصل ہیں۔فقہاء عظام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ میں ہماری مزید رہنمائی کی اور مسئلہ مذکور میں پیش آنے والی مختلف صورتوں کا حکم اپنی کتابوں میں تفصیل سے تحریر کیا۔فقیر نے بتوفیق خدا اور بفضل مصطفیٰ ﷺ اور بطفیل نظر مرشد اپنے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے فقہائے کرام کی بیان کردہ انہیں صورتوں کو ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی ہے تاکہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہو سکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس کوشش کو قبول فرمائے۔

طالب دعا

سگ عطار **الاحقر علی اصغر العطاری المدنی**

۲۶ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ بمطابق یکم اکتوبر ۲۰۰۵ء

نماز میں لقمے کے مسائل

سوال: نماز میں لقمہ دینے اور امام کو لقمہ لینے سے متعلق شریعت کے کیا احکام ہیں؟

جواب: قوانین شریعت کے مطابق نماز میں اپنے امام کو لقمہ دینا بعض صورتوں میں فرض ہے، بعض صورتوں میں واجب اور بعض صورتوں میں جائز ہے۔ یوں ہی بعض صورتوں میں حرام ہے، بعض صورتوں میں مکروہ۔ بسا اوقات لقمہ کا تعلق امام کی قراءت کے ساتھ ہوتا ہے تو بسا اوقات انتقالات امام کے ساتھ۔ اولاً اس کتاب میں نماز میں لقمہ سے متعلق ضروری احکام بیان کئے جائیں گے۔ اس کے بعد چند مسائل سوال و جواب کی صورت میں بیان کئے جائیں گے۔ اس کتاب میں ذکر کردہ اکثر مسائل فتاوٰی رضویہ شریف ہی سے لئے گئے ہیں کہ جس مسئلہ میں امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا حوالہ موجود ہو اس کی حیثیت مسلّمہ ہوتی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو مسائل آپ رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں ملتے ہیں، متلاشیِ علم کو ہزاروں کتابیں چھاننے کے بعد بھی نہیں ملتے۔ صاحب بہار شریعت صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاوٰی رضویہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ''اس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزارہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علماء کے کان بھی آشنا نہیں۔'' (بہار شریعت ص۴ حصہ دوم مطبوعہ ضیاء القرآن)

چنانچہ سیدی و مرشدی، شیخ طریقت، عاشق اعلی حضرت، امیر اہلسنت،

حضرت علامہ ومولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تاریخِ پیدائش ۲۶ رمضان المبارک کی نسبت سے، نماز میں لقمہ سے متعلق ۲۶ ضروری احکام درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ امام جب ایسی غلطی کرے جو مُوجبِ فسادِ نماز ہو (وہ غلطی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہو) تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر فرض کفایہ ہے ان میں سے جو بتادے گا سب پر سے فرض اتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکبِ حرام ہوں گے اور سب کی نماز باطل ہو جائے گی ذلك لان الغلط لما كان مفسدا كان السكوت عن اصلاحه ابطالاً للصلاة و هو حرام بقوله تعالى و لا تبطلوا أعمالكم۔ ترجمہ: کیونکہ غلطی جب مفسد نماز ہو تو اس کی اصلاح کرنے کے بجائے خاموش رہنا نماز کو باطل کر دے گا اور نماز باطل کر دینا حرام ہے اللہ تعالی کے اس فرمان کی وجہ سے کہ ''اپنے اعمال باطل نہ کرو''۔
(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۰ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿2﴾ ایک کا بتانا سب پر سے فرض اس وقت ساقط کرے گا کہ امام مان لے اور کام چل جائے ورنہ اوروں پر بھی بتانا فرض ہوگا یہاں تک کہ حاجت پوری اور امام کو وثوق (اعتماد) حاصل ہو جائے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک کے بتائے سے امام کا اپنی غلط یاد پر اعتماد نہیں جاتا اور وہ اس کی تصحیح کو نہیں مانتا اور اس کا محتاج ہوتا ہے کہ متعدد شہادتیں اس کی غلطی پر گزریں تو یہاں فرض ہوگا کہ دوسرا بھی بتائے اور اب بھی امام رجوع نہ کرے تو تیسرا بھی تائید کرے یہاں تک کہ امام صحیح کی طرف

واپس آجائے۔(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۰ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿3﴾ اگر غلطی ایسی ہے جس سے واجب ترک ہوکر نماز مکروہ تحریمی ہو تو اس کا بتانا ہر مقتدی پر واجب کفایہ ہوگا اور اگر ایک بتادے گا اور اس کے بتانے سے کارروائی ہوجائے تو سب پر سے واجب اتر جائے گا ورنہ سب گنہگار رہیں گے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۱ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿4﴾ اگر غلطی ایسی ہو کہ جس سے نہ فسادِ نماز ہوتا ہو نہ ترکِ واجب ،جب بھی ہر مقتدی کو مطلقاً بتانے کی اجازت ہے ۔(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۱ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور) محیط وعالمگیری میں ہے **و النظم للهندية** ''ولو عرض للامام شئ فسبح المأموم،فلا بأس به ''ترجمہ:اگر امام کو کچھ بھول واقع ہوئی اور مقتدی نے لقمہ دیتے ہوئے سبحان اللہ کہا تو کوئی حرج نہیں۔

(عالمگیری ص۹۹ ج اول مکتبہ حقانیہ۔محیط برھانی ص۱۴۸ ج ۲ ادارۃ القرآن)

﴿5﴾ امام غلطی کر کے خود متنبّہ (باخبر) ہوگیا اور یاد نہیں آتا،یاد کرنے کے لئے رکا،اگر تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار رکے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوجائے گی اور سجدہ سہو واجب ہوگا،تو اس صورت میں جب اسے رکا دیکھیں ،مقتدیوں پر بتانا واجب ہوگا کہ خاموشی قدرِ ناجائز تک نہ پہنچے۔یعنی امام کو تین مرتبہ سبحان اللہ کی مقدار خاموش رہنے کا موقع نہ دیا جائے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۱ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿6﴾ بعض ناواقفوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب غلطی کرتے ہیں یاد

نہیں آتا تو اضطراراً ان سے بعض کلمات بے معنی صادر ہو جاتے ہیں کوئی ''اوں اوں'' کہتا ہے کوئی کچھ اور، اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو جس کی یہ عادت معلوم ہے جب رکنے پر آئے مقتدیوں پر واجب ہے کہ فوراً بتادیں قبل اس کے کہ وہ اپنی عادت کے حروف نکال کر نماز تباہ کرے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۲ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿7﴾ امام تراویح میں اٹکے اور آگے نہ پڑھ پائے یا ایسا ہو کہ روانی میں پڑھتے ہوئے کوئی آیت یا آیت کا حصہ چھوڑ کر بغیر رکے یا اٹکے آگے نکل جائے اور ناجائز مقدار تک خاموش رہنا بھی نہ پایا جائے، نہ ہی معنی فاسد ہوتے ہوں تب بھی مقتدی کو بتانا چاہیے کیونکہ امام کے نہ ٹھہرنے یا فساد معنی نہ ہونے کے سبب اگر چہ نماز پر اثر نہیں پڑے گا لیکن چونکہ تراویح میں پورے قران عظیم کا ختم کرنا مقصود ہوتا ہے اور کچھ حصہ رہ جانے سے یہ مقصود پورا نہیں ہوگا۔ چنانچہ امامِ اہل سنت رضی اللہ عنہ فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

تراویح میں ختمِ قرآن عظیم ہو تو مقتدی کو بتانا چاہیے جبکہ امام سے نہ نکلے یا وہ آگے رواں ہو جائے اگر چہ اس غلطی سے نماز میں کچھ خرابی نہ ہو کہ مقصود ختمِ کتابِ عزیز ہے اور وہ کسی غلطی کے ساتھ پورا نہ ہوگا۔

(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۲ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿8﴾ تراویح میں اگر امام نے کسی جگہ چھوڑا لیکن مقتدی نے نہ بتایا اور چھوڑنا بھی ایسا تھا کہ اس سے نماز میں کوئی فساد یا کراہیت نہ آئی تب بھی مقتدی کو

چاہیے کہ بعدِ سلام امام کو اطلاع دے، امام دوسری تراویح میں اتنے الفاظِ کریمہ کا صحیح طور پر اعادہ کرلے مگر اولی یہی تھا کہ اسی وقت بتاتا۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۲ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿9﴾ بالغ مقتدیوں کی طرح تمیز دار بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔
(فتاوی رضویہ شریف ص۲۸۴ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور عالمگیری ص۹۹ ج اول مکتبہ حقانیہ) جبکہ نماز آتی ہو۔

﴿10﴾ جسے سامع مقرر کیا گیا اس کے علاوہ دوسرا مقتدی بھی لقمہ دے سکتا ہے جیسا کہ امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ''قوم کا کسی کو سامع مقرر کر دینے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس کے غیر کو بتانے کی اجازت نہیں اور اگر کوئی اپنے جاہلانہ خیالات سے یہ قصد کرے بھی تو اس کی ممانعت سے وہ حق کہ شرع مطہر نے عام مقتدیوں کو دیا کیونکر سلب (ختم) ہوسکتا ہے''۔

(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۸۴ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿11﴾ جو شخص بھی لقمہ دے اس کو چاہیے کہ لقمہ دیتے وقت وہ قراءت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے''الصحیح ان ینوی الفتح علی امامه دون القراءة (عالمگیری ج ا ص ۹۹ مکتبہ حقانیہ پشاور) ترجمہ: لقمہ دینے والا قراءت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ فتاوٰی شامی میں ہے لأن قراءة المقتدی منهی عنها و الفتح علی

امامه غير منهي عنه (ردالمحتار ص۳۸۲ ج ۲ مکتبہ امدادیہ ملتان) ترجمہ: کیونکہ قراءت سے مقتدی کو منع کیا گیا ہے جبکہ لقمہ دینا اسے منع نہیں۔ (لھذا جو منع ہے اس کی نیت نہ کرے)

﴿12﴾ دیکھا گیا ہے کہ ایک تراویح پڑھانے والے کے پیچھے کئی کئی حافظ کھڑے لقمے دے رہے ہوتے ہیں انھیں اپنی نیت کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے اگر ان کی نیت حافظ صاحب کو پریشان کرنے کی ہوئی تو ایسا کرنا حرام ہوگا امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں ''قاری (پڑھنے والے) کو پریشان کرنے کی نیت حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بشروا و لاتنفروا و یسروا و لا تعسروا'' ترجمہ: لوگوں کو خوشخبریاں سناؤ نفرت نہ دلاؤ، آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو۔ اور بے شک آج بہت سے حفاظ کا یہ شیوہ ہے، یہ بتانا نہیں بلکہ حقیقۃً یہود کے اس فعل میں داخل ہے (جس کا ذکر قران پاک میں ہوا، فرمایا گیا) ''لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ'' (پارہ۲۴ سورۃ حم السجدۃ آیت ۲۶)

ترجمہ کنزالایمان: (کافر کہتے ہیں) یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بے ہودہ غل (شور) کرو۔ (فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۷ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿13﴾ اگر کسی کی نیت امام کو پریشان کرنے کی تو نہ ہو مگر اپنا حفظ جتلانا مقصود ہو تو یہ بھی حرام ہے۔ جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ''اپنا حفظ جتانے

کے لیے ذرا ذرا شبہ پر رو کنا ریا ہے اور ریا حرام ہے خصوصاً نماز میں۔
(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۷ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿14﴾ مُصَلِّی (نمازی) نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا (تو لقمہ دینے والے کی) نماز جاتی رہی جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو، مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔ (بہار شریعت ص ۱۵۰ حصہ ۳ مکتبہ رضویہ) یوں ہی ردالمحتار میں ہے وفتحه علی غیر امامه لانه تعلم و تعلیم من غیر حاجة بحرو هو شامل لفتح المقتدی علی مثله و علی المنفرد و علی غیر المصلی و علی امام الآخر۔ (ردالمحتار ص ۳۸۱ ج ۲ مکتبہ امدایہ ملتان)

ترجمہ: اور اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا اس کی نماز کو فاسد کر دے گا کہ لقمہ دینا تعلیم و تعلّم ہے (جو نماز میں حاجت کے وقت تو درست ہے) اور یہاں حاجت نہ ہونے کے باعث نماز فاسد کرنے کا باعث ہوگا ایسا ہی بحر میں ہے کہ ''اپنے امام کے غیر کو لقمہ دینا'' ان سب صورتوں کو شامل ہے جن میں مقتدی، مقتدی کو لقمہ دے، منفرد کو لقمہ دے، یا غیر نمازی کو لقمہ دے یا اس امام کو لقمہ دے جس کی اقتداء میں نہ ہو۔ یعنی ان صورتوں میں بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

﴿15﴾ مُصَلِّی (نمازی) جب اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دے مگر بہ نیتِ تلاوت دے نہ کہ اس کو بتانے کی غرض سے تو اس کی نماز فاسد نہ ہو گی چنانچہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے و لو فتح غیر امامه تفسد لا اذا اعنی به التلاوة دون التعلیم کذا فی المحیط (فتاوٰی ہندیہ ص ۹۹ ج ۱ مکتبہ حقانیہ پشاور) ترجمہ: اگر اپنے امام

کے علاوہ کسی کو لقمہ دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن جب اس کے سکھانے کے بجائے تلاوت کی نیت کی ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح محیط میں ہے۔

﴿16﴾ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسدِ نماز ہے البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا اس کے بتانے کو دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔ فتاوی شامی میں ہے"ان حصل التذکر بسبب الفتح تفسد مطلقا ای سواء شرع فی التلاوة قبل تمام الفتح أو بعده لوجود التعلم و ان حصل تذکره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا و کون الظاہر أنه حصل بالفتح لا یؤثر بعد تحقق أنه من نفسه لأن ذالك من أمور الدیانة لا القضاء حتی یبنی علی الظاہر ألا تری أنه لو فتح علی غیره امامه قاصداً القراء ة لا التعلیم لا تفسد مع أن ظاہر حاله التعلیم"۔ (ردالمحتار ص۳۸۲ ج۲ مکتبہ امدایہ)

ترجمہ: ایسی صورت میں اگر امام کو لقمے کی وجہ سے یاد آیا تو مطلقاً نماز فاسد ہو جائے گی خواہ امام نے لقمہ ختم ہونے سے پہلے تلاوت شروع کر دی ہو یا لقمہ ختم ہونے کے بعد شروع کی ہو، تعلّم کے پائے جانے کی وجہ سے اور اگر اسے خود ہی یاد آ گیا ہو نہ کہ لقمے کی وجہ سے یعنی اگر لقمہ نہ آتا تب بھی اسے یاد آ جاتا تو ایسی صورت میں مطلقاً نماز نہ ٹوٹے گی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جب یہ ثابت ہو جائے کہ لقمہ از خود آیا ہے تو لقمہ کا آنا نماز پر اثر نہیں ڈالے گا اور از خود یاد آنے یا نہ آنے کا معاملہ دیانت پر موقف ہے نہ کہ

قضاء پر کہ ظاہر پر حکم لگائیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر کوئی اپنے امام کے علاوہ غیر کو تلاوت کی نیت کرتے ہوئے لقمہ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ کہ ظاہری حالت عمل تعلیم کو ظاہر کرتی ہے

﴿17﴾ اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سُن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔ (بہار شریعت ص ۱۵۱ حصہ ۳ مکتبہ رضویہ) فتاوٰی شامی میں ہے أن المؤتم لما تلقن من خارج بطلت صلاته فإذافتح علی امامه و أخذ منه بطلت صلاته (ردالمحتار ص ۳۸۲ ج ۲ مکتبہ امدادیہ ملتان) ترجمہ: جب مقتدی نے خارج سے لقمہ لیا تو خود اس کی نماز ٹوٹ گئی پس جب وہ امام کو لقمہ دے اور وہ لے لے تو اس کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی۔

﴿18﴾ مقتدی کو شبہ ہوا کہ امام کچھ چھوڑ گیا ہے مگر اسے یقین حاصل نہیں اس شبہ کی کیفیت میں اُس وقت لقمہ دینا جائز ہوگا کہ جب اسے یہ گمان ہو کہ امام نے جو چھوڑا ہے اگر نہ بتایا گیا تو نماز فاسد ہوجائے گی تو یقین نہ ہونے کے باوجود لقمہ دینا جائز ہوگا اگر فساد نماز کا پہلو نہ ہو تو پھر محض شبہ پر بتانا ہرگز جائز نہیں۔ جیسا کہ امام اہل سنت رضی اللہ عنہ فتاوی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں

''جب غلطی مفسدِ نماز نہ ہو تو محض شبہ پر بتانا ہرگز جائز نہیں بلکہ صبر واجب ہے۔ آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں حرمت کی وجہ ظاہر ہے کہ فتح (لقمہ) حقیقۃً کلام ہے اور نماز میں کلام حرام و مفسد نماز مگر بضرورت اجازت ہوئی جب اسے غلطی ہونے پر

خود یقین نہیں تو مبیح میں شک واقع ہوا اور محرم موجود ہے لھذا احرام ہوا جب اسے شبہ ہے ممکن کہ اسی کی غلطی ہو اور غلط بتانے سے اس کی نماز جاتی رہے گی اور امام اخذ کرے گا تو اس کی اور سب کی نماز فاسد ہو گی تو ایسے امر پر اقدام جائز نہیں ہو سکتا

(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۷ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿19﴾ مقتدی کو شک ہوا کہ امام نے کچھ چھوڑ دیا ہے حالانکہ امام نے درست پڑھا تھا لھذا اس نے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا سب کی نماز جاتی رہی اگر امام نے نہ لیا تو صرف لقمہ دینے والے کی گئی جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں ''جب اسے شبہ ہو تو ممکن ہے کہ اسی کی غلطی ہو اور غلط بتانے سے اس کی نماز جاتی رہے گی اور امام اخذ کرے گا تو اس کی اور سب کی نماز فاسد ہو گی''

(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۷ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿20﴾ تراویح میں سہواً غلط بتانا مفسد نماز نہیں تیسیراً یہی حکم ہے الیہ مال امام اهل السنة مجدد الدين والملة الامام أحمد رضا خان عليه رحمة الرحمن فى الفتاوٰى الرضوية ـ

(فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۴ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

﴿21﴾ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے بلکہ تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے فتاوٰی شامی میں ہے ''یکرہ ان یفتح من ساعتہ (ردالمحتار ص ۳۸۲ ج ۲ مکتبہ امدادیہ) مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے تو بعض

ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔

(بہار شریعت ص۱۵۱ حصہ ۳ مکتبہ رضویہ محیط برھانی ص۱۵۴ ج۲ ادارۃ القران)

﴿22﴾ یوں ہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے بشرطیکہ اس کا وصل (ملانا) مفسدِ نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کرے مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے "و لاینبغی للامام أن یلجئهم الی الفتح لانه یلجئهم الی القراء ة خلفه و أنه مکروه بل یرکع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة و الا ینتقل الی آیة اخری کذا فی الکافی و تفسیر الالجاء أن یرددالآیة او یقف ساکتا کذا فی النهایة" (عالمگیری ج۱ ص۹۹ مکتبہ حقانیہ پشاور) ترجمہ "امام کو چاہئے کہ مقتدی کو لقمہ دینے کی طرف مجبور نہ کرے کیونکہ وہ ان کو اپنے پیچھے قراءت کرنے پر مجبور کرے گا اور یہ مجبور کرنا مکروہ ہے بلکہ اسے چاہیے کہ اگر اتنی قرأت کر چکا تھا جو نماز کے صحیح ہونے کیلئے کافی تھی تو رکوع کر لے یا کسی اور آیت کی طرف منتقل ہو جائے اور ان کو مجبور کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ بار بار آیت کی تکرار کرتا رہا یا پھر خاموش کھڑا رہا"۔

﴿23﴾ جہاں لقمہ نہیں دینا تھا وہاں ایک ہی دفعہ لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جائے گی نماز ٹوٹنے کے لئے لقمہ کی تکرار شرط نہیں فتاوی عالمگیری میں ہے "و تفسد صلاته بالفتح مرة و لا یشترط فیه تکرارا و هو الاصح

ھکذا فی فتاوی قاضیخان ''(فتاوی عالمگیری ص۱۱۰ جلد اول قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: بے محل لقمہ دینے پر ایک دفعہ دینے سے ہی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

﴿24﴾ لقمہ دینے والے کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ قرآن پاک دیکھ کر لقمہ دے کہ مصحف دیکھ کر لقمہ دینا، لقمہ دینے والے کی نماز کو فاسد کر دیتا ہے کہ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قران پڑھنا مطلقاً مفسدِ نماز ہے یوں ہی اگر محراب و غیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسدِ نماز ہے ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر پڑ گئی تو حرج نہیں (درمختار، ردالمحتار ص۳۸۴ ج۲ مکتبہ امدادیہ ملتان) چنانچہ جس صورت میں اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اس نے امام کو لقمہ دیا تو اس کی نماز بھی گئی کہ اس کے مصحف وغیرہ سے دیکھ کر نماز پڑھتے ہی خود اس کی نماز فاسد ہو گئی اور وہ نماز سے خارج ہو گیا اور نماز سے خارج کا لقمہ لینے پر امام کی نماز بھی فاسد ہو گئی۔

﴿25﴾ کہاں غلطی مفسدِ نماز ہے اور کہاں نہیں اس کا معلوم پڑنا اور وہ بھی نماز کی حالت میں ہر ایک کا کام نہیں جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں ''غلطی کا مفسدِ معنی ہونا (یعنی غلطی ایسی ہو جس سے معنی فاسد ہو جائیں) مبنائے افساد نماز (نماز کے فساد کی وجہ) ہے، ایسی چیز نہیں جسے سہل (آسانی سے) جان لیا جائے، ہندوستان میں جو علماء گنے جاتے ہیں ان میں چند ہی ایسے ہوسکیں کہ نماز پڑھتے میں اس پر مطلع ہو جائیں ہزار جگہ ہوگا کہ وہ افساد گمان کریں گے اور حقیقۃً فساد نہ ہوگا جیسا

کہ ہمارے فتاوٰی کی مراجعت (یعنی فتاوٰی کے پڑھنے) سے ظاہر ہوتا ہے'' (فتاوٰی رضویہ شریف ص ۲۸۷ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور) لھذا جہاں فسادِ معنی کا شبہ ہو وہاں اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے بجائے جید علماء سے رجوع کیا جائے۔

﴿26﴾ لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اصل میں لقمہ دینا مقتدی کی طرف سے امام کو کچھ سکھانا اور امام کا مقتدی سے سیکھنا ہے۔ حالتِ نماز سیکھنے اور سیکھانے کا موقع نہیں بلکہ یہ امور نماز کے فاسد ہو جانے کا باعث ہیں مگر ضرورت کی جگہ پر یا ان مقامات پر جہاں لقمہ دینے کے بارے میں نص وارد ہے شریعت نے اس کی اجازت دی اور ضرورت اور نص میں بیان کردہ جگہ کی حد تک نماز میں لقمہ دینے اور لینے والے پر سے نماز ٹوٹنے کا حکم معاف رکھا بدائع الصنائع میں ہے ''اذا عرض للامام شئ فسبح المأموم لا بأس به لان القصد به اصلاح الصلوة فسقط حكم الكلام عنه للحاجة الى الاصلاح ''

(بدائع الصنائع ص ۲۳۵ جلد اول، ایچ ایم سعید)

جب امام کو کچھ بھول واقع ہو تو مقتدی کے لقمہ دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کا ارادہ نماز کی اصلاح کا ہے اس لئے حاجت کی بنا پر اس کے لقمہ دینے پر کلام ہونے کا حکم ساقط کر دیا گیا۔

لیکن جہاں کہیں بے محل (یعنی جہاں اجازت نہیں تھی وہاں) لقمہ دیا گیا تو نماز ٹوٹنے کا اصل حکم لوٹ آئیگا۔ مثلاً جب امام کو واپس آنے کی اجازت نہ ہو تو ایسے موقع پر لقمہ دینا بے محل ہے اور کسی نے لقمہ دیا تو اس کی نماز گئی۔ جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت

،مجد دِ دین وملت ،الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں ’’ہمارے امام رضی اللہ عنہ کے نزدیک اصل ان مسائل میں یہ ہے کہ بتانا اگرچہ لفظاً قراءت یا ذکر مثلاً تسبیح اور تکبیر ہے اور یہ سب اجزاء واذکار نماز سے ہیں مگر (یہ بتانا) معنًی کلام ہے کہ اس کا حاصل امام سے خطاب کرنا اور اسے سکھانا ہوتا ہے یعنی تو بھولا اس کے بعد تجھے یہ کرنا چاہئے۔ پر ظاہر کہ اس سے یہی غرض مراد ہوتی ہے اور سامع کو بھی یہی معنیٰ مفہوم ،تو اس کے کلام ہونے میں کیا شک رہا اگرچہ صورۃً قران یا ذکر ولھذا اگر نماز میں کسی یحیٰ نامی کوخطاب کی نیت سے یہ آیت کریمہ ”یٰیحي خذ الکتاب بقوۃ“ پڑھی بالاتفاق نماز جاتی رہی حالانکہ وہ حقیقۃً قرآن ہے اس بنا پر قیاس یہ تھا کہ مطلقاً بتانا اگرچہ برمحل ہو مفسد نماز ہو ،کہ جب وہ بلحاظ معنی کلام ٹھہرا تو بہر حال افسادِ نماز کرے گا (یعنی نماز توڑ دے گا) مگر حاجتِ اصلاحِ نماز کے وقت یا جہاں خاص نص وارد ہے ہمارے ائمہ نے اس قیاس کو ترک فرمایا بحکم استحسان جس کے اعلی وجوہ سے نص وضرورت ہے جواز کا حکم دیا۔‘‘

(فتاوٰی رضویہ ص ۲۵۸ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مذکورہ بالا ضابطہ پر کثیر مسائل کا استخراج ہوتا ہے جیسا کہ سوال جواب کی صورت میں آنے والے مسائل سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

لقمہ سے متعلق اہم سوال اور ان کے جواب

سوال: امام کی نیت چار فرضوں کی تھی پہلی دو رکعت ختم کر چکا تھا بیچ میں التحیات بھول گیا اور اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو گیا بعد کو مقتدی نے بتایا وہ بیٹھ گیا، التحیات پڑھی اور آخر میں سجدہ سہو کیا۔ آیا مقتدی کی، امام کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب

اگر امام ابھی پورا سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تھا کہ مقتدی نے بتایا اور وہ (یعنی امام) بیٹھ گیا تو سب کی نماز ہوگئی اور سجدہ سہو کی حاجت نہ تھی اور اگر امام پورا کھڑا ہو گیا تھا اس کے بعد مقتدی نے بتایا تو مقتدی کی نماز اسی وقت جاتی رہی اور جب اس کے کہنے سے امام لوٹا تو اسکی بھی گئی اور سب کی گئی اور اگر مقتدی نے اس وقت بتایا تھا کہ امام ابھی پورا سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا کہ اتنے میں پورا سیدھا ہو گیا اس کے بعد لوٹا تو مذہب اصح میں نماز ہو تو سب کی گئی مگر مخالفت حکم کے سبب مکروہ ہوئی کہ سیدھا کھڑا ہونے کے بعد قعدۂ اولی کے لئے لوٹنا جائز نہیں۔ نماز کا اعادہ کریں خصوصاً ایک مذہبِ قوی پر نماز ہوئی ہی نہیں تو اعادہ فرض ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ص۲۱۴ ج۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور کذا فی الھندیہ بقولہ "و لا یسبح اذا قام الی الاخریین" ص۹۹ ج اول مکتبہ حقانیہ پشاور)

سوال: امام کو قعدہ اولی میں اپنی عادت سے دیر لگی اور مقتدی نے یہ سوچ کر کہ امام کو سہو ہوا ہے بلند آواز سے تکبیر کہی تا کہ امام کو اطلاع ہو جائے کہ یہ قعدہ اولی ہے آخری

قعدہ نہیں، مقتدی کی نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب

مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی کہ جب امام کو قعدہ اولیٰ میں دیر ہوئی اور مقتدی نے اس گمان سے کہ یہ قعدہ اخیرہ سمجھا ہے تنبیہ کی تو دو حال سے خالی نہیں یا تو واقع میں اس کا گمان غلط ہوگا یعنی امام قعدہ اولیٰ ہی سمجھا ہے اور دیر اس وجہ سے ہوئی کہ اس نے اس بار التحیات زیادہ ترتیل سے ادا کی جب تو ظاہر ہے مقتدی کا بتانا نہ صرف بے ضرورت بلکہ محض غلط واقع ہوا تو یقیناً مفسدِ نماز ہوا۔ اس کے برخلاف اگر معاملہ یہ تھا کہ اس کا گمان واقعی درست تھا یعنی امام نے قعدہ اولیٰ کو قعدہ اخیرہ سمجھا تھا تب بھی اس کا بتانا محض لغو و بے حاجت ہے اور اصلاحِ نماز سے اس کا کوئی تعلق نہیں کہ جب امام اتنی تاخیر کر چکا جس سے مقتدی اس کے سہو پر مطلع ہوا تو لا جرم یہ تاخیر بقدر کثیر ہوئی اور جو کچھ ہونا تھا یعنی واجب کا ترک ہونا اور سجدہ سہو کا لازم ہونا وہ ہو چکا، اب اس کے بتانے سے اس کا ازالہ نہیں ہوسکتا اور اس سے زیادہ کسی دوسرے خلل کا اندیشہ نہیں جس سے بچنے کو یہ فعل کیا جائے لہذا مقتضائے نظرِ فقہی (یعنی فقہی نظر کا تقاضا یہ ہے کہ) اس صورت میں بھی فسادِ نماز ہے۔ نظیر اس کی یہ ہے کہ جب امام قعدہ اولیٰ کو چھوڑ کر پورا کھڑا ہو جائے تو اب مقتدی بیٹھنے کا اشارہ نہ کرے، ورنہ ہمارے امام کے مذہب پر مقتدی کی نماز جاتی رہے گی کہ پورا کھڑا ہونے کے بعد امام کو قعدہ اولی کی طرف عود کرنا، ناجائز تھا تو مقتدی کا بتانا محض بے فائدہ رہا اور اپنے اصلی حکم کی رو سے کلام ٹھہر کر مفسد نماز ہوا لیکن جس وقت امام سلام پھیرنا شروع کرنے لگے تو اب

حاجت متحقق ہونے کی وجہ سے لقمہ دینا چاہیے کہ اب نہ بتانے میں خلل وفسادِ نماز کا اندیشہ ہے کہ امام تو اپنے گمان میں نماز تمام کر چکا۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ۲۶۴ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: لقمہ کن الفاظ کے ساتھ دینا چاہیے؟

الجواب بعون الملک الوھاب

جب امام قرآن بھولے تو جو بھولا ہے وہ بتائے، بہتر یہ ہے کہ جہاں سے بھولا ہے اس کے پیچھے کی آیت بتائے پھر وہ آیت جو یہ بھولا ہے جیسا کہ فتاوی تاتارخانیہ میں ہے ''و فی الفتاوی الحجۃ و الاولی اذا فتح علی امامہ أن یقرأ آیۃ قبلھا ثم وصلھا بما معہ کیلا یشبہ التعلیم و التعلّم و ھذا لیس بلازم '' (فتاوی تاتارخانیہ ص ۵۸۱ ج اول ادارۃ القران)

ترجمہ: فتاوی حجہ میں ہے اولی یہ ہے کہ جب اپنے امام کو لقمہ دے تو پہلے ماقبل کی آیت پڑھے پھر بعد والی کو ملائے تاکہ حتی الامکان اس کا لقمہ دینا تعلیم و تعلّم کے مشابہ نہ ہو لیکن اس طرح کرنا یعنی ماقبل کی آیت سے لقمہ دینا لازم نہیں۔ یعنی جو بھولا ہے صرف وہ بتادی تب بھی درست ہے۔

اگر امام سورۃ میں سے کچھ پڑھتے پڑھتے بھول گیا آگے یاد نہیں آتا تو یہ بھی جائز ہے کہ کسی اور سورۃ کا لقمہ دے دیا جائے چنانچہ محیط برھانی میں ہے'' و عن عمر رضی اللہ عنہ أنہ قرأ سورۃ النجم و سجد فلما عاد الی القیام ارتج علیہ

فلقنه واحد ''اذا زلزلت الارض''فقرأهاو لم ينكر عليه''۔

(محیط برھانی ص۱۵۴ ج۲ ادارۃ القران کراچی)

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے آپ نے سورۂ نجم پڑھی اسی دوران آیت سجدہ پر سجدہ کر کے جب قیام کی طرف لوٹے تو آپ بھول گئے کسی نے ''اِذَا زُلْـزِلَتِ الْاَرْ ضُ'' کا لقمہ دیا پس آپ نے یہی آیت پڑھی اور اس پر کسی صحابی نے بھی انکار نہ کیا۔

جب انتقال رکن یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف آنے میں سہو ہو تو بہتر یہ ہے کہ تسبیح کے ذریعے لقمہ دے تکبیر کہی تو یہ بھی جائز ہے۔ چنانچہ تاتارخانیہ میں ہے''المصلي اذا كبر بنية أن يعلم غيره أنه في الصلاة لا تفسد صلاته،الاولى التسبيح لقوله صلى الله عليه و سلم ''التسبيح للرجال و التصفيق للنساء'' ''

(فتاوی تاتارخانیہ ص۵۷۵ ج اول ادارۃ القران)

فتاوی امجدیہ میں ہے''مقتدی کو ایسے موقع پر(جب امام انتقال رکن میں بھول جائے) جبکہ امام کو متوجہ کرنا ہو سبحن اللہ یا اللہ اکبر کہے جس سے امام کو خیال ہو جائے اور نماز کو درست کر لے صحیح بخاری شریف وغیرہ میں حدیث ہے''ما لي رأيتكم اكثرتم التصفيق من نابه شئ في صلاته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه و انما التصفيق للنسا''

(فتاوی امجدیہ ص ۱۸۷ ج اول مکتبہ رضویہ کراچی)

ترجمہ: میں دیکھتا ہوں کہ جب کوئی نماز میں بھولتا ہے تو تم میں سے اکثر ہاتھ پر ہاتھ مار کر اسے متوجہ کرتے ہو پس اگر کوئی نماز میں بھولے تو تسبیح کہو کہ جب کوئی تسبیح کہے گا تو امام لوٹ آئیگا اور تصفیق یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا تو صرف عورتوں کے لئے ہے۔

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں تین آیت کے بعد لقمہ نہیں دینا چاہیے اگر کوئی دے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب

لوگوں کا یہ خیال غلط ہے، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں "امام جہاں غلطی کرے، مقتدی کو جائز ہے کہ اسے لقمہ دے اگرچہ کہ ہزار آیتیں پڑھ چکا ہو، یہی صحیح ہے ردالمحتار میں ہے "الفتح علی امامه غیر منهی عنه بحر "ترجمہ: اپنے امام کو لقمہ دینا منع نہیں۔ اسی میں ہے سواء قرء الامام قدر ما یجوز به الصلوة ام لا إنتقل الی آیة أخری أم لا تکرر الفتح ام لا هو الاصح نهر "ترجمہ: خواہ امام نے اتنی قرأت کر لی ہو جو نماز کے لئے کافی تھی یا نہ کی ہو، خواہ وہ دوسری آیت کی طرف منتقل ہو گیا ہو یا نہ ہوا ہو، لقمہ بار بار دیا ہو یا ایک ہی بار دیا ہو یہی اصح ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ص ۳۷۱ ج ۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور، ردالمحتار ص ۳۸۲ مکتبہ امدادیہ ملتان)

سوال: امام تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور دعاء قنوت پڑھنا بھول گیا پھر مقتدی کے لقمہ دینے پر رکوع سے واپس ہوا، دعائے قنوت پڑھی پھر رکوع کیا اور آخر میں سجدہ

سہو کیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب

جو شخص دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دعائے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع سے پلٹے بلکہ حکم ہے کہ وہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے پھر اگر خود ہی یاد آجائے اور رکوع سے پلٹ کر دعائے قنوت پڑھے تو اصح یہ ہے کہ گناہ گار ہوا مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔ جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت، مجدد دِ دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں "(رکوع میں) تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ نہ پڑھنے پایا ہو اُسے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع چھوڑنے کی اجازت نہیں اگر قنوت کے لئے قیام کی طرف عود کیا گناہ کیا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اُس پر سجدۂ سہو ہے" (جبکہ بھول کر واپس آیا ہو)۔

(فتاوٰی رضویہ ص۲۱۲ ج ۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

چنانچہ صورت مذکورہ میں مقتدی نے نماز کی اصلاح کی خاطر جو لقمہ دیا وہ درست نہ تھا کہ اس کا لقمہ دینا اس جگہ اصلاحِ نماز نہیں کہ خود امام کو منع ہے کہ وہ رکوع سے واپس لوٹے لھذا اس نے بے محل لقمہ دیا جس کی بنا پر اس کی نماز فاسد ہوگئی پھر امام اس کے بتانے سے پلٹا تو امام کی بھی فاسد ہوگئی کہ اس نے اس کا لقمہ لیا جو نماز سے باہر تھا اور اس کے سبب کسی کی بھی نماز نہیں ہوئی۔ یہی حکم فتاویٰ فیض الرسول میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ (فتاوٰی فیض الرسول ص ۳۸۶ جلد اول شبیر برادرز لاہور)

سوال: زید نماز پڑھارہا تھا کہ دوران قرأت بھول گیا اس نے کہیں اور سے سورت شروع کر دی اس کے شروع کرنے کے بعد مقتدی نے لقمہ دیا۔لقمہ دینے والے کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب بعون الملك الوهاب

لقمہ دینے والے کی نماز ہو جائے گی جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت ،مجددِ دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ فتاوٰی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں،''صحیح یہ ہے کہ جب امام قرأت میں بھولے مقتدی کو مطلقاً بتانا روا اگر چہ قدرِ واجب پڑھ لیا ہو اگر چہ ایک سے دوسرے کی طرف انتقال ہی کیا ہو کہ صورت اولٰی میں گو واجب ادا ہو چکا مگر احتمال ہے کہ رکنے، الجھنے کے سبب کوئی لفظ اس کی زبان سے ایسا نکل جائے جو مفسد نماز ہو لہٰذا مقتدی کو اپنی نماز درست رکھنے کے لئے بتانے کی حاجت ہے''

(فتاوٰی رضویہ شریف ص۲۵۸ ج ۷)

ان قلت عبارة الهداية صريحةفى فساد الصلاة فى هذه الصورة حيث قال الامام المرغينانى رحمه الله تعالى عليه" لو كان الامام انتقل الى آية اخرى تفسد صلوة الفاتح و تفسد صلوة الامام لو اخذ بقوله لوجود التلقين و التلقن من غير ضرورة۔

(ہدایہ اولین باب مایفسد الصلوۃ ۱۳۶ مکتبہ شرکت علمیہ ملتان)

اقول: ما ذكر صاحب الهدايةهو مرجوح كما بينّها امام اهل السنة مجدد الدين و الملةالمفتى الحافظ القارى مولانا أحمد رضا خان عليه

رحمة الرحمن عن حلية المحلى شرح منية المصلى كما فى الفتاوٰى رضويه (متن المنية)و ان انتقل الامام الى آية اخرىٰ ففتح عليه بعد الانتقال تفسد (شرح المنية)لوجود التلقين من غير ضرورة كذا فى الهدايه و غيرها و جعل صاحب الذخيرة هذا محكياعن القاضى الامام ابى بكر الزرنجرى و انّ غيره من المشائخ قالوا لاتفسد كذا نقلوا عن المحيط وأخذ من هذا صاحب النهاية أنّ عدم الفسادقول عامة المشائخ و وافقه شيخنا رحمه الله تعالى على ذلك وهو الاوفق لاطلاق الرخص الذى رويناه ملخصاً

(فتاوٰی رضویہ ص۲۶۳ ج ۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وفى الهندية " أما اذا قرأ أوتحول ففتح عليه تفسد صلوة الفاتح والصحيح أنها لا تفسد صلوة الفاتح لكل حال ولا صلوة الامام لو أخذ منه على الصحيح هكذا فى الكافى

(فتاوى هندية ص ۹۹ جلد اول مكتبه حقانيه پشاور)

سوال: زید تراویح پڑھا رہا تھا کہ دو رکعت پر تشہد میں بیٹھا، پچھلی صفوں میں سے نمازیوں نے لقمہ دیا ان کے گمان میں ایک رکعت ہوئی تھی امام نے ان کا لقمہ نہیں لیا بلکہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرا لقمہ دینے والوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب بعون الملك الوهاب

صورت مذکورہ میں جو لقمہ دیا گیا وہ بے محل دیا گیا اور بے حاجت لقمہ دینے کا حکم یہ ہے کہ ایسا لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے لہذا جنہوں نے لقمہ دیا ان کی نماز

فاسد ہوگئی۔واللہ اعلم و رسولہ بالصواب عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و سلم

سوال: زید نے عید کی امامت کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے اور ثنا پڑھنے کے بعد قراءت سے پہلے تکبیر کہنے کے بجائے قراءت شروع کردی یہاں تک کہ سورۃ الفاتحہ ختم ہوگئی اور دوسری سورت کی پہلی ہی آیت شروع کی تھی کہ زید کو لقمہ دیا گیا اور زید نے لقمہ لے کر تینوں تکبیریں کہیں اور الحمد سے پھر سے قراءت شروع کر کے نماز ختم کی ،نماز کے بعد کچھ لوگوں نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی مگر زید نے کہا کہ نماز ہوگئی کس کا موقف درست ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب

لقمہ دینے اور لینے والے بلکہ ساری جماعت ہی کی نماز نہ ہوئی کہ قوانین شریعت کی رو سے حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت میں امام تکبیرات زوائد بھول جائے تو سورۂ فاتحہ ختم ہونے تک یاد آجائے تو اسی وقت تکبیرات زوائد کہہ لے اور سورۂ فاتحہ کا اعادہ کرے لیکن اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی سورت شروع کردے تو درمیان میں تکبیر نہ کہے بلکہ قراءت مکمل کرنے کے بعد کہے جیسا کہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''ان بدأ الامام بالقراءۃ سھواً فتذکر بعد الفاتحۃ و السورۃ یمضی فی صلاتہ و ان لم یقرأ الا الفاتحۃ کبر و أعادالقراءۃ لزومًا۔

(ردالمحتار ص ۵۵ ج ۳ مکتبہ امدادیہ)

اسی طرح فتاوٰی عالمگیری میں ہے''اذا نسی الامام تکبیرات العید حتی قرأ فانہ

یکبر بعد القراءۃ أو فی الرکوع مالم یرفع رأسه کذا فی التاتارخانیه“

(فتاوٰی عالمگیری ۱۶۷ ج اول قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: جب امام تکبیرات عید بھول جائے یہاں تک کہ وہ قرأت شروع کر دے تو وہ قرأت کے بعد تکبیر کہے گا یا رکوع میں کہے گا جب تک کہ سر نہ اٹھالے اسی طرح تا تار خانیہ میں ہے۔

لہذا امام پر لازم تھا کہ جب وہ سورت شروع کر چکا تو مقتدی کا لقمہ نہ لیتا اور قرأت مکمل کرنے کے بعد تکبیرات زوائد کہتا۔ مگر اس نے لقمہ لیا تو حکم شرع کے خلاف بے جا لقمہ لیا اور بے جا لقمہ دینے اور لینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے پس صورت مذکورہ میں نماز فاسد ہوگئی۔ صورت مذکورہ میں فساد نماز ہی کا حکم فتاوٰی فیض رسول میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ (فتاوٰی فیض رسول ص۴۸۶ ج ۳ شبیر برادر لاہور)

سوال: امام سے کوئی غلطی ہوئی مثلاً امام کو بیٹھنا تھا مگر وہ کھڑا ہو گیا اور کسی جاہل مقتدی نے امام کو آگاہ کرنے کی نیت سے کہا کہ ”بیٹھ جاؤ“ کیا مقتدی کی نماز پر کوئی اثر پڑے گا؟

الجواب بعون الملک الوھاب

مقتدی کی نماز ٹوٹ گئی کہ نماز میں کلام خواہ کسی بھی غرض سے ہو مفسدِ نماز ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے ”اذا تکلم فی صلاته ناسیاً أو عامداً خاطئاً أو قاصداً قلیلاً أو کثیراً تکلم لاصلاح صلاته بأن قام الامام فی موضع القعود فقال له مقتدی ”اقعد“ أو قعد فی موضع القیام

فقال له ”قم“۔ (فتاوی ھندیہ ۱۰۹ ج اول قدیمی کتب خانہ)

ترجمہ: نماز میں گفتگو کرنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے خواہ بھول کر گفتگو کی ہو یا جان بوجھ کر خطا کے طور پر کی ہو یا قصداً کم کی ہو یا زیادہ، خواہ اس کی گفتگو نماز کی اصلاح ہی کے لئے کیوں نہ ہو مثلاً امام کو بیٹھنا تھا مگر کھڑا ہو گیا، مقتدی نے کہا ”بیٹھ جا“ یا کھڑا ہونے کا مقام تھا بیٹھ گیا، مقتدی نے کہا کھڑا ہو جا۔ تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

سوال: تراویح یا پنجگانہ نماز میں امام بقدر کفایت تلاوت کر چکا تھا اس کے بعد قراءت میں اسے بھول ہوئی مقتدی نے لقمہ دیا امام نے لے لیا کیا لقمہ لینے کی وجہ سے امام کو سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا؟

الجواب بعون الملک الوھاب

جی نہیں امام پر اس صورت میں سجدہ سہو نہیں۔ سجدہ سہو اس وقت ہوتا ہے کہ جب کوئی نماز کا واجب بھولے سے رہ جائے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے ”لا یجب السجود الا بترک واجب أو تاخیره الی أن قالوا و فی الحقیقة وجوبه بشئ واحد وھو ترک الواجب کذا فی الکافی“

(فتاوی ھندیہ ص ۶۵ ج اول مکتبہ حقانیہ پشاور)

ترجمہ: سجدہ سہو واجب کو چھوڑنے یا اس میں تاخیر کرنے سے ہی واجب ہوتا ہے آگے مزید ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ سجدہ سہو کا وجوب صرف ایک ہی صورت میں ہوتا ہے وہ ہے واجب کا ترک کرنا۔

سوال: امام سے قراءت میں بھول ہوئی مقتدی نے لقمہ دیا مگر امام نے نہ لیا تو کیا

ایسی صورت میں لقمہ دینے والے کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب

اگر تو امام نے غلطی ایسی کی تھی کہ لقمہ لئے بغیر معنی درست نہ ہوتے ہوں تو کسی کی نماز نہ ہوئی نہ امام کی اور نہ ہی مقتدی کی لیکن اگر غلطی ایسی تھی جس سے معنی فاسد نہ ہوئے ہوں تو جس کا لقمہ امام نے نہ لیا اس کی نماز پر کوئی اثر نہ پڑا۔

(ماخوذ از فتاوی امجدیہ ص۱۸۹ ج اول)

واللہ تعالی أعلم بالصواب ورسولہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

طالب دعا

سگ عطار **الاحقر علی اصغر** العطاری المدنی

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ شب چار بجے بمطابق ۲۰ ستمبر ۲۰۰۵ء

مجلس المدينة العلمية کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات: یہ کتاب(كفل الفقيه الفاهم في أحكام قرطاس الدراهم) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں نوٹ کے تبادلے اوراس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔

(۲) ولایت کا آسان راستہ(تصورِشیخ): یہ رسالہ(الياقوتة الواسطة) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔جس میں پیر ومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان): اس رسالے میں تمہیدِ ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اورضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح):اس رسالے میں پورے عالم اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔

(۵) شریعت وطریقت : یہ رسالہ(مقال العرفاء بإعزاز شرع وعلماء) کا حاشیہ ہے۔اس عظیم رسالے میں شریعت اورطریقت کوا لگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔

(۶) ثبوتِ ھلال کے طریقے(طرق إثبات هلال): اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لیے مقرر شرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔

(۷) عورتیں اور مزارات کی حاضری: یہ رسالہ(جمل النور في نهي النساء عن زيارة القبور) کا حاشیہ ہے۔اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبور کے لیے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔

(۸) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(إظهار الحقّ الجلي): اس

رسالے میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلّدین کی طرف سے کیے گئے چندسوالات کے مدلّل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔

(۹) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ یہ رسالہ (وشاح الجيد في تحليل معانقة العيد) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔

(۱۰) راہِ خداعزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل: یہ رسالہ (رادّ القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور وباء کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔

شائع ہونے والے عربی رسائل:

ازامام اہل سنت مجدددین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱) كفل الفقيه الفاهم .(۲) تمهيد الايمان . (۳) الاجازات المتينة .

(٤) اقامة القيامة .(٥) الفضل الموهبى . (٦) اجلى الاعلام .

(۷) الزمزمة القمرية

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۱) خوفِ خدا عزوجل: اس کتاب میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) انفرادی کوشش: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اسکی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان

کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ''۹۹'' منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے ''۲۵'' واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔

(۳) **شاہراہ اولیاء**: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ''**منہاج العارفین**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غوروفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ** '' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہوجائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہوجاتی ہے۔مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہورہا ہے؟اسی طرح عبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو رب تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی،علیٰ ھذا القیاس۔

(۴) **فکرِ مدینہ**: اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبے) کی ضرورت ، اسکی اہمیت،اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے '' 131 '' واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں **بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتھم العالیہ کے ۴۱ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

(۵) **امتحان کی تیاری کیسے کریں؟** اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طالب علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہوسکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درسِ نظامی کے طلباء اسلامی بھائیوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا

گیا ہے،لیکن اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلباء (Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے ۔اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ یہ رسالہ اِن طلباء تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،ان شاءاللہ عزوجل''** کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔

(۶) نمازمیں لقمہ کے مسائل : نماز میں لقمہ دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تا کہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہو سکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔

(۷) جنت کی دوچابیاں: اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے زبان وشرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔

ذلک فضل اللّٰہ العظیم

(۸) کامیاب استاذ کون؟ اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہوسکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علیٰ ھذا القیاس۔یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درسِ نظامی کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ وناظرہ کے اساتذہ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتے ہیں نیز اسکول وکالجز میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے۔

(۹) نصاب مدنی قافلہ: اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق امور کا بیان ہے،مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت ، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے ، مدنی قافلہ کا جدول،اس جدول پر عمل کس طرح کیا جائے ، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہئیے ؟ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی پھول بھی اس کتاب میں سجا دیئے گئے ہیں ۔اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔

(۱۰) حسنِ اخلاق: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف **"مَکارمُ الاخلاق"** کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب شب وروز انفرادی کوشش میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی ان شاء اللہ عزوجل ۔

(۱۱) فیضانِ احیاء العلوم: یہ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب ''**احیاء العلوم**'' کی تلخیص وتسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے ۔اخلاص ، مذمت دنیا،توکل ،صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے ۔

(۱۲) راہِ علم: یہ رسالہ''**تعلیم المتعلم طریق التعلم**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے ۔اوران باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔

(۱۳) حق وباطل کا فرق: یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمہ اللہ کی تالیف ہے'' جسے حق وباطل کا فرق'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے ۔مصنف علیہ الرحمۃ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کونہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔

(۱۴) تحقیقات: یہ کتاب فقیہ اعظم ہند ،مفتی شریف الحق امجدی علیہ

الرحمۃ تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذھبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔

(۱۵) اربعین حنفیہ : یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔

(۱۶) بیٹے کو نصیحت: یہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''**ایھاالولد**'' کا اردو ترجمہ ہے۔ بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔

(۱۷) طلاق کے آسان مسائل: اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہوسکتا ہے۔

(۱۸) توبہ کی روایات وحکایات: اس کتاب کی ابتداء میں توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت وفضائل مذکور ہیں۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ سچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے تقریباً 55 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔**ان شاء اللہ عزوجل**

(۱۹) الدعوۃ الی الفکر (عربی): یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف ''دعوتِ فکر'' کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی روش پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(۲۰) آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے): فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل

پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشِد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشِد کے ظاہری و باطنی آداب سے آشنائی نہیں۔ اِن حالات میں اس بات کی اَشد ضَرورت مَحسوس ہوئی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے **شریعَت کی روشنی میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشِد کی پہچان بھی ہو سکے** اور کامل مرشِد کے دامن سے وابستگان آدابِ مرشِد سے مطلع ہو کر **ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بھی مَحفوظ رہ سکیں**۔ اس حقیقت کو جاننے اور مرشِدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے **آدابِ مرشِدِ کامل** کے **مکمل پانچ حصوں** پر مشتمل اس کتاب میں شریعَت وطریقت سے متعلق ضَروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

﴿ شعبہ درسی کتب ﴾

(۱) تعریفاتِ نحویہ: اس رسالہ میں علمِ نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ وتوضیحات جمع کردی گئی ہیں۔ اگر طلباء ان تعریفات کا استحضار کرلیں تو علمِ نحو کے مسائل وابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی، ان شاءاللہ عزوجل۔

(۲) کتاب العقائد: صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذّابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔

(۳) زبدۃ الفکر شرح نخبۃ الفکر: یہ کتاب فنِ اصول حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ''**نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر**'' کی اردو شرح ہے۔ اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔

(۴) **شریعت میں عرف کی اہمیت** : یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے ''**نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف**'' کا عربی ترجمہ ہے۔ تخصص فی الفقہ کے طلباء اس کا ضرور مطالعہ کریں۔

(۵) **اربعین النوویہ** (عربی): علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔

(۶) **نصاب التجوید**: اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔ مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

شعبہ تراجم کتب

ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) مردے کے صدمے (هموم الميت) (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) ضیائے درود وسلام (ضياء الصلوة والسلام) مولف: بانی دعوت اسلامی مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درود وسلام، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

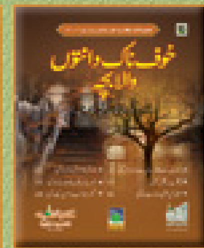
(۲) غفلت، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) ابوجہل کی موت، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) احترام مسلم، (مولف: بانی دعوت اسلامی امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

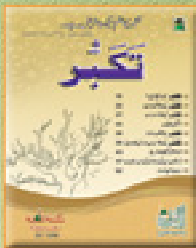
(۵) دعوتِ اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کے کئی رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔









اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، بالمقابل جامع مسجد۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net